102799-غیر ملک میں تربیت پانے والی بے پردہ عورت سے شادی کرنا

سوال

میری ایک مسلمان لڑکی سے شادی ہونے والی ہے لیکن وہ غیر ملک میں پرورش پانے کی بنا پر بے پردہ ہے، میں حیران اور پریشان اور خوفزدہ ہوں اور کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں، سبب یہ ہے کہ اگر شادی ہوگئی تو کیا وہ ایسے ہی بے پردہ رہے گی.

میرا سوال یہ ہے کہ مجھ پر کیا لازم آتا ہے اور کیا یہ شادی حرام ہے، کیا میں گنہگار ہونگا، اور مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

گھر میں بیوی کا بہت زیادہ دخل اور اہمیت ہے، بیوی صالح اور نیک و اچھی ہو تو ان شاء اللہ گھر اور اولاد بھی اچھی و بہتر ہوگی، اور اگر بیوی خراب اور غلط ہو تو پھر اس ازدواجی گھر کی خراب حالت کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا، خاوند نہ تو گھر میں سکون حاصل کر سکتا ہے، اور نہ اسے محبت و مودت اور الفت حاصل ہوتی ہے، اور اسی طرح اولاد پر بھی منفی اثر پڑیگا، اس کا مشاہدہ بھی ہوا ہے اور اس میں کوئی اختلاف بھی نہیں کر سکتا.

ہمیں ناصح اور امین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے :

" عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے : اس کے مال و دولت کی بنا اور اس کے حسب و نسب اور خاندان کی وجہ سے، اور اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی بنا پر، اور اس کے دین کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تم دین والی کو اختیار کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

اس لیے آپ اس مبارک نصیحت پر عمل کرنے میں کوتاہی مت برتیں، اور یہ علم میں رکھیں کہ بیوی تو انسان کی عزت و شرف ہوتی ہے، اور وہ اس کی اولاد کی تربیت کرنے والی ہوتی ہے، اور اس کے مال و دولت اور گھر کی امین ہوتی ہے.

اس لیے جو عورت ایسے امور کی حفاظت نہ کر سکے، اور وہ ان امور کو کماحقہ بجالانے میں کوتاہی کی مرتکب ہو اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور پھر انسان تو اپنے معاشرے میں رچا بسا ہوتا ہے، وہ معاشرے اور گھر کے ماحول کا بیٹا ہوتا ہے.

جب ماحول اور معاشرے کا مرد پر اثر ہوتا ہے اور مرد میں اس کا ظہور ہوتا ہے تو پھر یہ چیز تو عورتوں میں زیادہ ظاہر اور قوی ہوگی، چنانچہ جو عورت کسی غیر ملک میں رہ کر جوان ہوئی اور اس کی پرورش ایسے گھر میں ہوئی جو دینی التزام نہ رکھے تو بلاشک و شبہ اس عورت پر اس ماحول اور اس گھر کے اثرات ضرور ظاہر ہونگے.

الا یہ کہ جن بعض افراد پر اللہ سبحانہ و تعالی رحم کرے اور انہیں ہدایت و استقامت کی توفیق بخشے وہ اس ماحول میں بھی صحیح رہتے ہیں.

اگر وہ عورت ہدایت پر آنا چاہتی ہو، اور اپنے ماضی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے، اور یہ چاہتی ہو کہ کوئی شخص اس ہاتھ پکڑ کر استقامت کی طرف لے جائے تو پھر ہم آپ اس سے شادی کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، اور ہم چاہیں گے کہ اس سے شادی کر لو.

لیکن اگر اس یہ حالت نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کرنا چاہتی ہو تو پھر ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی مت کریں، بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور تلاش کریں، امید ہے کہ آپ کو جلد یا بدیر کوئی دین والی عورت مل جائے اور آپ اس سے شادی کر کے خوشی حاصل کریں.

ذیل میں ہم اپنے قول اور نصیحت کی تائید میں علماء کرام کے فتاوی جات نقل کرتے ہیں :

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

میرا ایک بھائی بے پردہ لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مجھ پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اور منگنی ہونے کے بعد آپ اسے کیا نصیحت کرتے ہیں، اور اگر شادی کی تقریب میں گھر کے اندر موسیقی اور گانے بجانے کے آلات استعمال کرے تو مجھ پر کیا ذمہ داری عائد ہوگی ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

"آپ اسے نصیحت کریں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے کسی دین والی عورت سے شادی کرے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تم دین والی کو اختیار کرو"

آپ شادی کی اس تقریب میں شریک مت ہوں جس میں موسیقی اور گانے بجانے کے آلات استعمال کیے جائیں، لیکن اگر آپ اس برائی کو روکنے کی طاقت رکھتے ہوں تو پھر اس تقریب میں شریک ہو سکتے ہیں، اور اگر اس کی استطاعت نہ رکھتے ہوں کم از کم برائی سے اجتناب کریں" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (17/182-183).

کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا :

ایک شخص نے ایسی عورت سے شادی کی جو اسلامی لباس زیب تن نہیں کرتی اسلام میں ایسے شخص کا حکم کیا ہے، اس کی بے پردگی کا گناہ اس شخص کو ہوگا یا نہیں ؟

اس شخص نے اسے بے پردگی سے باز رہنے کی نصیحت بھی کی اور پردہ کرنے کا حکم بھی دیا لیکن وہ نہ مانی تو کیا وہ اسے طلاق دے دے کیونکہ وہ اسلامی لباس زیب تن نہیں کرتی، حالانکہ وہ پردہ کو فرض بھی تسلیم کرتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا :

"خاوند اسے نصیحت کرتا رہے اور بہتر طریقہ سے اس کی راہنمائی کرے؛ امید ہے اللہ سبحانہ و تعالی اسے ہدایت و توفیق سے نوازدے، جب خاوند اسے نصیحت کی کوشش کرے اور اس کی راہنمائی کرے تو خاوند پر گناہ نہیں، اور اگر اس کے باوجود بھی وہ اس برائی پر اصرار کرتی ہے تو پھر وہ اسے طلاق دے دے" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (181/17).

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ بیوی کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" بیوی دیندار ہونی چاہیے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے : اس کے مال و دولت کی بنا اور اس کے حسب و نسب اور خاندان کی وجہ سے، اور اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی بنا پر، اور اس کے دین کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تم دین والی کو اختیار کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

دین والی عورت اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنے خاوند کی مدد و معاون ثابت ہوتی ہے، اور اس کے ہاتھ پر تربیت پانے والی اولاد بھی نیک و صالح رہتی ہے، اور اسی طرح خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال و عزت اور گھر کی حفاظت کرتی ہے.

لیکن جو بیوی دین والی نہ ہو ہو سکتا ہے وہ مستقبل میں اسے نقصان و ضرر دے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"تم دین والی کو اختیار کرو"

چنانچہ جب دین کے ساتھ حسن و جمال اور مال و دولت اور حسب و نسب بھی جمع ہو جائے تو پھر نور علی نور ہے، وگرنہ دین والی ہی اختیار کرنی چاہیے.

اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایک حسین و جمیل ہو اور اس میں فسق و فجور نہ پایا جائے اور دوسری اتنی زیادہ خوبصورت تو نہ ہو لیکن حسین و جمیل سے زیادہ دین والی ہو تو دونوں میں سے کسے اختیار کرے ؟

اسے دین والی اختیار کرنی چاہیے.

ہوسکتا ہے کوئی شخص کہے : میں ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو دین والی نہیں، ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسے میرے ہاتھ پر ہدایت نصیب کردے ؟

ہم اسے یہ کہیں گے کہ : ہم مستقبل کے مکلف نہیں، کیونکہ مستقبل کے بارہ میں تو کسی کو علم نہیں، ہوسکتا ہے تم اس سے اس لیے شادی کرو کہ اللہ تعالی اسے تمہارے ہاتھ پر ہدایت نصیب کردے، لیکن وہ تمہیں بھی ایسا ہی بنا دے جیسی خود ہے، اس طرح تم اس کے ہاتھوں شقی و بدبخت بن کر رہ جاؤ" انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (14/13/12).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (96584) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے نیک وصالح بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ دونوں کی نیک وصالح خاندان بنانے میں مدد فرمائے.

واللہ اعلم.